سلسلہ تصوف
نمبر (۱)

مرأۃ الانوار

ترجمہ

گنجِ اسرار

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ

تصنیفِ لطیف

حضرۃ بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رضی اللہ عنہ

المتوفی ۶۶۴ ھجری ۱۲۶۶ عیسوی

مترجم

حضرۃ پیر غلام دستگیر نامی سہروردی حاکمی رحمۃ اللہ تعالیٰ

المتوفی ۱۳۸۱ ھجری ۱۹۴۱ عیسوی

ترتیب و تدوین جدید

فقیر ذوالعینی وقاص علی قلندری

صوفی کونسل پاکستان

بانی:
وقاص علی قلندری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نام کتاب	________	مراۃ الانوار ترجمہ گنج اسرار
مصنف	________	حضرۃ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رضی اللہ عنہ
مترجم	________	حضرۃ پیر غلام نامی سہروردی حاکمی رحمۃ اللہ علیہ
اشاعت اول	________	2011ء جنوری
صفحات	________	40
تعداد	________	500
کمپوزنگ	________	غلام محمد یٰسین
ناشر	________	صوفی کونسل پاکستان
قیمت	________	-/50 روپے

ملنے کے پتے

(۱) قادری رضوی کتب خانہ، گنج بخش روڈ، لاہور

(۲) مکتبہ حنفیہ، گنج بخش روڈ، لاہور

(۳) المعارف، گنج بخش روڈ لاہور

(۴) نعیم جیولرز 125- کرشنا گلی، باغبانپورہ لاہور۔ 0346-4440112

احوال حضرۃ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

از: مفتی غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفی ۱۳۰۷ ہجری/۱۸۹۰ عیسوی)

یہ بزرگ خاندان چشت اہل بہشت میں ترک و تجرید و زہد و ریاضت و علم و عمل و کشف و کرامت میں ہر ایک سے سبقت لے گئے تھے۔ ذوق و شوق و محبت و وجد و سماع سے ان کو کمال شغل رہتا تھا۔ زہد و ریاضت راہِ خدا میں جس قدر انہوں نے کیا ہے۔ کسی نے متقدمین اولیاء میں سے بھی نہیں کیا۔ روزہ آپ کا دائمی تھا۔ جب افطار کرتے تو درختوں کی پتی ان کی خوراک تھی۔ تمام روز خدام کی تلقین میں گزر جاتا اور رات عبادت میں۔ ان کا باپ جمال الدین سلیمان ان کا بھانجا سلطان محمود غزنوی کا سلطان شہاب الدین غوری کے وقت کابل سے لاہور میں آیا۔ چندے قصبۂ قصور میں سکونت رکھی پھر ملتان میں گیا اور وجیہ الدین خجندی کی دختر قرسم خاتون سے نکاح کیا۔ اس کے بطن سے تین بیٹے پیدا ہوئے۔ ایک شیخ اعزالدین محمود، دوم فرید الدین مسعود، تیسرے نجیب الدین متوکل کہ یہ تینوں بھائی اپنے زمانے کے یگانہ تھے اور شجرہ ان کے بزرگوں کا سترہ واسطوں کے ساتھ سلطان ابراہیم بن ادھم کے ساتھ اور تیئس واسطوں کے ساتھ حضرت فاروق اعظم عمر ابن الخطاب کے ساتھ منتہی ہوتا ہے۔ اس طرح پر کہ حضرت شیخ فرید الدین بن جمال الدین سلیمان بن شعیب بن احمد بن یوسف بن محمد بن شہاب الدین بن احمد المشہور بہ فرخ شاہ بادشاہ کابل بن نصیر الدین بن

محمود المعروف بہ نشیماں شاہ بن سامان شاہ بن سلیمان مسعود بن عبداللہ بن واعظ الاکبر بن ابوالفتح بن اسحاق بن سلطان المتقین ابراہیم بادشاہ بلخ بن ادھم بن سلیمان بن ناصر بن عبداللہ بن امیر المومنین فاروق اعظم عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ۔ بعد وفات فرخ شاہ بادشاہ کابل کے جب کابل کا ملک شاہان غزنی نے لے لیا۔ اس خاندان سے سلطنت جاتی رہی مگر اولاد اس کی بدستور کابل میں رہی۔ پھر جب چنگیز خاں سلطان خوازم پر غالب آیا اور شہر کابل پر آفت آئی تو حضرت کے جد بزرگوار لڑائی میں شہید ہوئے اور شیخ جمال الدین سلیمان ہندوستان کو چلے آئے۔ ولادت حضرت گنج شکر کی سال پانسو بیاسی ہجری میں بموضع کھوتوال علاقہ ملتان عمل میں آئی۔ پرورش بھی حضرت نے ملتان سے پائی۔ خرقۂ خلافت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی دہلوی سے پایا۔ حضرت نے سیر بھی بہت کی اور بہت بزرگوں سے فیض باطنی پایا۔ بعد حصول خرقۂ خلافت حضرت نے شہر ہانسی میں سکونت اختیار کی پھر اجودھن میں آ کر قیام پذیر ہوئے۔ حضرت کے خوارق و کرامت ہزاروں درج تواریخ کتب ہیں۔ اس مختصر میں اس کی گنجائش نہیں ہے۔ شائق کتاب خزینۃ الاصفیاء میں دیکھ لے مگر ایک کرامت کا ذکر منجملہ ان کے یہاں بھی لکھا جاتا ہے کہ حضرت نے ایک قطعہ زمین ایک شخص سے شمول خانقاہ کے لئے قیمت دے کر خریدا۔ چند ماہ کے بعد ایک اور دعویدار اس زمین کا پیدا ہوا اور اس نے استغاثہ اس دعوے کا دیپالپور میں جا کر حاکم شاہی کے روبرو پیش کیا۔ وہاں سے حضرت کی اصالتاً یا وکالتاً طلبی ہوئی۔ حضرت نے ایک خادم کو جوابدہی کے واسطے بھیجا۔ پھر گواہ طلب ہوئے جن سے زمین ملکیت بائع کی ثابت ہو۔ حضرت نے حاکم کے بار بار تقاضے سے تنگ آ کر فرمایا کہ اس گردن ٹوٹے کو کہہ دو کہ خود آ کر زمین سے پوچھ لے۔ اگر زمین گواہی نہ دے گی تو ہم گواہ بھیج دیں

گے۔ حاکم یہ بات سن کر کمال متعجب ہوا اور کہا کہ اچھا ہم چلتے ہیں۔ اگر زمین نہ بولی تو فرید اس بات کی سخت سزا پائے گا۔ پس حاکم خود سوار ہو کر آیا اور ہزاروں لوگ دیکھنے والے جمع ہوئے۔ جب مجمع ہو چکا تو اول مدعی کو حکم ہوا کہ زمین سے اپنی ملکیت کا سوال کرے۔ چنانچہ اس کے سوال پر زمین نے کچھ آواز نہ دی پھر حضرت کی طرف سے ایک خادم نے زمین سے پوچھا کہ تو کس کی ملکیت ہے۔ زمین سے آواز آئی کہ میں اس کی ملکیت تھی ۔ جس نے فرید کے پاس مجھ کو فروخت کیا اور اب ملکیت خواجہ فرید کی ہوں۔ یہ بات سن کر حاکم حیرت میں آیا اور مدعی کو سخت سزا دی۔ بعد فیصلے کے جب وہاں سے چلا تو گھوڑے نے ناخن لیا اور وہ گھوڑے سے گر پڑا۔ اسی وقت گردن ٹوٹ گئی اور مر گیا۔ نعوذ باللہ من غضب الاولیاء۔ وفات حضرت کی پانچویں ماہ محرم ۶۶۴ ہجری میں واقع ہوئی اور روضہ منورہ بمقام پاک پتن زیارت گاہ خلق ہے۔ (حدیقۃ الاولیاء، ۷۴)

ملفوظات و تصانیف

حضرۃ بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

(۱) گنج اسرار (فارسی)

از حضرۃ بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

(۲) فوائد السالکین (فارسی)

از حضرۃ بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

(۳) اسرار الاولیاء (فارسی)

از حضرۃ شیخ بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

ملفوظات: حضرۃ بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

(۴) راحت القلوب (فارسی)

از حضرۃ خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

ملفوظات: حضرۃ بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

(۵) اشلوک (پنجابی)

از حضرۃ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

تعارف رسالہ گنج اسرار

یہ رسالہ گنج اسرار تصنیف و لطیف حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۶۴ ہجری/ ۱۲۶۶ عیسوی) بزبانِ فارسی حضرت غلام رکن الدین محمد مراد بخش سہروردی القادری ولد کرم شاہ المعروف میاں مسیتا شاہ ابن شیخ ابو الفتح المشہور شاہ جیو قریشی الہاشمی الہکاری الحارثی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۱۵ہجری/ ۱۸۰۲عیسوی) نے جمعہ ۱۱ ربیع الاول ۱۲۰۷ ہجری بمطابق ۲۶-اکتوبر۱۷۹۲ء میں ڈیرہ کنگرہ میں نقل کیا اور حضرت غلام دستگیر نامی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۱ ہجری/ ۱۹۶۲عیسوی) پسر نبیرہ برادر حضرت مراد شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جدی کتب خانہ رتہ پیراں سے حاصل کیا اور اس کا اردو ترجمہ کیا اور ۱۳۷۳ہجری/ ۱۹۵۴ عیسوی میں ناشر ملک چنن الدین اللہ والے نے شائع کیا اور آج ۵۶ سال بعد فقیر ذوالعینی وقاص علی المتخلص بہ قلندری عفی عنہ نے یہ رسالہ ۲۴ ذوالحجہ ۱۴۳۱ ہجری بروز بدھ ۱-دسمبر ۲۰۱۰ عیسوی میں نقل کیا اور اس مقدس رسالے کا نام ''مراۃ الانوار'' ترجمہ گنج اسرار رکھا۔ اُمید ہے ناظرین اسے عقید تمندانہ نظر سے دیکھیں گے۔ حق تعالیٰ ہمیں صوفیاء عظام و اولیاء کرام سے دلی محبت و الفت اور ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بحرمت محمد واله الابجا دو تمم بالخیر والصواب والیه المرجع والماب

ترجمہ: محمد اور آپ کی جید آل کے حرمت سے۔ خیر کے ساتھ خاتمہ ہو اور بہتری نصیب ہو اسی کی طرف لوٹنا اور وہی پہنچنے کی جگہ ہے۔ اسی کی طرف ہے۔

از قلم

فقیر ذوالعینی وقاص علی المتخلص بہ قلندری عفی عنہ

اصل فارسی متن (1):

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العلمین والعاقبۃ اللمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔

بعدمی گوید درویش فرید مسعود اجودھنی غفراللہ ولوالدیہ واحسن الیہما الیہ کہ ایں رسالہ فارسی درمیان شرح معرفتِ دل وماهیتِ آں در قلم آوردما کیا۔ عن اللہ تعالیٰ لا یسعنی فی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی فی قلب عبد مومن کما قال اللہ تعالیٰ قلب المومن اکبر من العرش واوسع من الکرسی مراد ازیں عظمت وسعت بزرگی قلب مومن است کہ عشق الہی وسر الہی وروح الہی و معرفت ذکر الہی دراوست، فاما اے عزیز از آنگاہ کہ ایں قلب در عالم بصلاح موصوف شد موصوف شد ہمہ تن بصلاح وہر گاہ کہ مخصوص شد بفساد موصوف گردوھمہ تن بفساد۔ کما قال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان فی جسد بنی آدم مضغۃ اذ اصلحت صلح بھا سائر الجسد واذا فسدت فسدبھا سائر الجسد الاوھی القلب یعنی بدرستی وراستی کہ در وجودِ بنی آدم پارۂ گوشت است۔ چوں نیک صلاح یافت صلاح یابد بر آں جملہ وجودِ بنی آدم۔ وچوں آں فساد یافت فساد یابدبر آں جملہ وجودِ بنی آدم ۔ ومعنی لا یسعنی ی ارضی ولاسمائی ولا کن یسعنی فی قلب عبد مومن۔ چنیں باشد۔

کہ حق تعالیٰ می گوید کہ نیست گنجائے من در زمین و نہ بر آسمان مگر آنکہ وردل بندۂ مومن۔ اے عزیز اگر گویند کہ دل مومن پارۂ گوشت است بدیں فراخی نہ زمین نہ آسمان چگونہ راست آید۔ کہ گفتہ اند کہ مراداز وسعت صلاح دراستی اوست۔ واما آگاہ باش کہ صلاح حاصل نشود مگر تزکیہ وتصفیہ وتجلیہ۔ تزکیہ پاکئی نفس است از اوصافِ ذمیمہ وتصفیہ صفائی دل است از اوصاف مذمومہ۔ وتجلیہ روشنائی روح است تا از ماسوی اللہ پاک نشود ایں صفات حاصل نہ کند۔

اردو ترجمہ (1):

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلِّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔

تعریف کا مستحق اللہ تعالیٰ دنیا جہان کا پالنے والا ہے اور عاقبت بالخیر متقیوں کے لئے ہے اور درود اور سلام بے پایاں کے سزاوار خدا کے رسول محمد ﷺ اور ان کی آل اور تمام اصحاب کبار ہیں۔

حمد وثناء کے بعد درویش فرید مسعود اجودھنی غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَلِوَالِدَیْہِ وَاَحْسَنَ اِلَیْھِمَا وَاِلَیْہِ (اللہ تعالیٰ اس کی اور اس کے والدین کی مغفرت فرمائے اور اس کے ماں باپ کے ساتھ اس پر بھی احسان کرے) اور اس کی ماہیت (پہچان) کی تشریح ہے۔ حدیث قدسی ہے۔ لَا یَسْعُنِیْ فِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ

وَلٰكِنْ يَّسْعَنِى فِىْ قَلْبِ عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ یعنی زمین و آسمان میرے متحمل نہیں لیکن قلب مومن میرا متحمل ہے۔

اور نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ قَلَبِ الْمُؤْمِنِ مِنْ اَكْبَرُ مِنَ الْعَرْشِ وَاَوْسَعُ مِنَ الْكُرْسِىْ (یعنی مسلمان کا دل عرش سے بڑا اور کرسی سے زیادہ وسیع ہے) اس سے مومن کے دل کی عظمت اور بزرگی کا اظہار مقصود ہے۔ کیونکہ یہ (قلب مومن) اللہ تعالیٰ کے عشق، اسرار، روح، معرفت اور ذکر کا گنجینہ ہے۔

اے عزیز! جان لے کہ اگر دنیا میں یہ دل اصلاح پذیر ہو جائے تو تمام سراپا اصلاح ہو جاتا ہے اور اگر اس میں فساد واقع ہو تو پھر تمام جسم کے لئے خرابی ہی خرابی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اِنَّ فِىْ جَسَدِ بَنِىْ آدَمَ مُضْغَةٌ اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ بِهَا سَائِرِ الْجَسَدِ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَبِهَا سَائِرِ الْجَسَدِ اِلَّا وَهِىَ الْقَلْبِ انسان کے جسم میں ایک گوشت کا لوتھڑا ہے جس کے اصلاح پذیر ہونے سے تمام جسم درست ہو جاتا ہے اور خراب ہونے سے سارے تن بدن میں خرابی واقع ہو جاتی ہے اور وہ گوشت کا لوتھڑا دل ہے۔

اور لایسعنی فی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی فی قلب عبد مومن کے معنی یہ ہیں کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں زمین میں سما سکتا ہوں نہ آسمان میں۔ میری سمائی صرف مومن بندے کے دل میں ہو سکتی ہے۔

اے عزیز اگر کوئی کہے کہ دل خواہ مومن ہی کا ہو صرف ایک گوشت کا ٹکڑا ہے۔ وہ زمین و آسمان سے کس طرح وسیع ہو سکتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وسعت سے مراد اس کی اصلاح (نیکی) اور راستی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ دل کی اصلاح تزکیہ (پاکیزگی) تصفیہ (صفا) اور تجلیہ (جلا) سے حاصل ہوتی ہے۔

تزکیہ سے مراد یہ ہے کہ بُرے اوصاف سے نفس کو پاک کیا جائے اور

تصفیہ سے یہ کہ دل کو بُری باتوں سے صاف رکھا جائے اور تجلیہ روح کی روشنائی کا نام ہے۔ جب تک دل ماسوی اللہ سے پاک نہ ہو یہ صفات حاصل نہیں ہو سکتیں۔

فارسی متن(2):

پس مرید رایقین باید دانست کہ نفس پاك نشود مگر از عنایت ریاضت ومجاہدہ وطاعتِ گوناں گون۔ چنانچہ گوشت و خون کم گردوتابہ مغز استخواں رسد و مغز استخوان بگزارد۔ بعدہٗ نفس پاك شود۔ بعد ازاں کار بحکم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کردہ باشد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتحبون ان الجنة عرائض النعیم فواللہ لا یدخلوھا حتی تکونوا کالبردة التی بہ تنزل من السماء واصل این کار کم خواری و شب بیداری است و کم خواری دست مذہد تاخشك نخوردد ہر چند کہ خشك حوزو نفسی سے کاھد۔ وچوں کم خوردن مقدارِ نیم سیر رسد۔ اندام از جملہ بریزد۔ وخون کم گردد۔ اکنوں برانکہ اے عزیز سستی جوارح واندامہا کہ در طاعت است مادام است کہ گوشت وخونِ اندام کم نشدہ است۔ ہر گاہ کہ گوشت وخون کم شود۔ بعد ازاں جوارح درطاعت سبك آیدو ہمیشہ درطاعت و عبادت سبك شود۔ و شب در نوافل بسیار صرف کند۔ خاصہ در آخر شب۔ چنانچہ در قرآن میفر ماید۔ قال اللہ تعالیٰ ومن اللیل فتھجد بہ نافلة لك عسیٰ ان یبعثك ربك مقاماً محمودا ۔ وچوں کلی کاربا ستقامت پزیر د

نفس پاك تزكيه اين است۔ كه اين جاحيرت درصفات حاصل آيد۔ وحصول مقصود در تصفيه دل است وازين گوهر دل پيدا آيدودل صاف نشودتا پاس انفاس نكسندو پاس انفاس آنست هر نفس كه برآيد و فرد نشنيد مريد راباید كه ذاكر باشد۔ قال النبی صلی الله علیه وسلم لكل مصقلة ومصقلة القلب ذكر الله تعالیٰ۔

اردوترجمہ (2):

مرید کو یقین ہونا چاہیے کہ نفس بڑی ریاضت، مجاہدہ اور طاعتِ گونا گوں (طرح طرح کی عبادت) سے پاک ہوتا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ گوشت اور خون کم ہوتا ہوتا مغز کی ہڈیوں تک پہنچ جائے۔ اور مغز بھی ہڈیوں کو چھوڑ دے۔ جب یہ حالت ہو جائے تو نفس کے لئے پاکیزگی یقینی ہے۔ پھر افعال کا حکم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق سرزد ہونا لازمی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَتُحِبُّوْنَ اِنَّ الْجَنَّةَ مَرِيْضُ النَّعِيْمِ فَوَاللّٰهِ لَا يَدْخُلُوْهَا حَتّٰی تَكُوْنُوْا كَالْبَرْدَةِ الَّتِيْ بِهٖ تَنَزَّلُ مِنَ السَّمَاءِ (یعنی کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہارا ٹھکانا جنت ہو خدا کی قسم اس میں داخل نہیں ہوں گے جب تک کہ تم آسمان سے نازل ہونے والے ژالہ کی طرح نہ ہو جاؤ)۔

اور اس کام کی اصل کم کھانا اور رات کو بیدار رہنا ہے۔ غذا خشک ہو تو کم کھائی جاتی ہے۔ اور نفس خشک کھانے سے دُبلا ہوتا ہے۔ جب غذا کھاتے جائیں اور نیم سیری (آدھا شکم خالی رہنے) تک نوبت پہنچ جائے تو جسم گھٹنا اور خون کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اے عزیز! جان لے کہ جسم اور اعضاء کا عبادت میں

ست ہونا اس وجہ سے ہے کہ جسم کا گوشت اور خون گھٹا نہیں۔ جب گوشت اور خون میں کمی ہو جائے تو اعضا سبک ہو کر عبادت کی طرف راغب اور مشغول ہو جاتے ہیں۔

مرید کو چاہیے کہ رات نفل پڑھتا رہے خاص کر رات کے آخری حصہ میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (یعنی رات کے ایک حصے میں نماز تہجد پڑھا کرو جو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فائدہ مند ہے۔ امید ہے آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں جگہ دے گا۔

جب کام میں استقامت آ جائے تو نفس پاک ہو جاتا ہے اور اسی کا نام تزکیہ ہے۔ حصول تزکیہ سے صفات میں پختگی آتی ہے۔ دل کی صفائی سے یہی مقصد حاصل ہوتا ہے اور جب تک صفائی قلب کا جوہر پیدا نہ ہو دل پاک نہیں ہوتا اور دل پاس انفاس (محافظت نفس) سے ہی پاک ہوتا ہے اور پاس انفاس سے مراد یہ ہے کہ جو سانس سینے میں آئے جائے اس میں اللہ ہی کا ذکر ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لِكُلِّ شَيْءٍ مِصْقَلَةٌ وَمُصْقِلَةِ الْقَلْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی (یعنی ہر چیز کے لئے صیقل کرنے کا آلہ ہوتا ہے اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے جلا پاتا ہے)۔

فارسی متن (3):

اکنون بداں اے عزیز پاس انفاس بدو نوع است۔ یکے ذکر جلی۔ دوم ذکر خفی۔ عزیز من مرید را باید کہ در ابتدائے حال بذکر جلی مشغول باشد۔ ذکر جلی ذکر زبان است در

گفتن ذکر زبان مواظبت نماید۔ تاحضورِ دل حاصل آید واصلِ حصور این است که زمان و مکانِ نفس را دریاید۔ زمان برآمدن نفس است۔ ومکان فرورفتن نفس از ذکر اللہ خالی نباشد از کثرتِ ذکر جلی۔ وذکر خفی حاصل آید۔ پس سالک رایقین مے باید تا ازیں آگاہ باشد که در ہر شباں روز بیست و چہار ساعت است دور ہر ساعت ہزار نفس است۔ ہمه اباید که در طاعت گزارد۔ آنگاہ سالک راہِ خدائے تعالیٰ باشد۔

اکنوں بداں اے عزیز! طاعت بردد نوع است۔ طاعت ظاہرو طاعت باطن۔ اول حال مرید را در طاعتِ ظاہر بایدبود۔ بپاسِ انفاس و بصوم وصلوٰۃ و کم خوردن و کم خفتن و کم باخلق بودن و ہمیشه در ذکرماندن۔ فامادر طاعتِ باطن در ذکر باید بودن۔ ساعتے ازاں ساعتہا که بیست و چہار ساعت است۔ نفس رابه بندد و تابحدے رساند که تنگی نفس باشد۔ ودر ہمه حال ذاکر باشد۔ چوں کا راز حدِتنگی نفس بگزر دو طاقت بشریت محوشود از ایں چنیں اشتغال تنگیٔ انفاس باطن یك ساعت است۔ ازاں ساعت ہا که بیست وچہار ہزار ساعت است در ہرشباں روز که دراں ساعت تنگیٔ نفس مدخل خطر است که دریں ہیست وچہار ساعت بیست وچہار ہزار نفس است۔ در شباں روز دریں یك ساعت درمی آید۔ چنانچه در خبر است الدین ساعته

فاجعلها طاعة وایں طاعتِ باطن است در پاس انفاس بذکر خفی که آں بہترین ساعتہا است۔ چنانچه در خبر آمده است۔ قال النبی صلی الله علیه وسلم تفکر ساعة خیر من عبادة ستین سنة۔

اردو ترجمہ (3):

اے عزیز! اب جان لے کہ پاس انفاس دو طرح حاصل ہوتا ہے۔ ایک ذکر جلی (آواز سے ذکر) سے اور دوسرا ذکر خفی (آہستگی سے ذکر) سے۔ عزیز من! ابتدائے حال میں مرید کو ذکر جلی میں مشغول ہونا چاہیے۔ ذکر جلی سے مراد زبان سے ذکر کرتا ہے۔ اسی میں مواظبت (پے در پے تکرار) ضروری ہے تاکہ حضور دل ہو جائے۔ اور حضور دل سے مراد یہ ہے کہ نفس کا زمان اور مکان معلوم ہو جائے۔ زمان سے سانس کا باہر نکالنا اور مکان اندر لے جانا ہے۔ لہٰذا نفس کو اللہ کے ذکر سے خالی رکھنا نہیں چاہیے۔ ذکر جلی کی کثرت سے ذکر خفی حاصل ہوتا ہے۔

سالک کو آگاہ ہونا اور یقین رکھنا چاہیے کہ ہر ایک رات دن چوبیس ساعت میں منقسم ہے۔ اور ہر ساعت میں ہزار انفاس (سانس) ان سب کو عبادت میں بسر کر لے تو راہِ خدا کا سالک ہو سکتا ہے۔

اے عزیز! جان لے کہ طاعت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک طاعتِ ظاہر اور دوسری طاعتِ باطن مرید کو ابتدائے حال میں طاعت ظاہر اختیار کرنا چاہیے۔ اور اس کے لئے پاس انفاس، نماز و روزہ، کم خوری، کم خوابی اور خلقت سے کم میل جول رکھنا اور ہمیشہ ذکر میں مشغول رہنا ضروری ہے۔

مرید کو طاعتِ باطن میں ہمیشہ مشغول ذکر رہنے کے علاوہ حبس دم اس قدر رکھنا لازم ہے کہ سانس میں تنگی واقع ہو جائے۔ جب تنگی نفس کی حد سے گزر

جائیں تو بشریت کی طاقت محو ہو جاتی ہے۔ رات دن کی چوبیس ساعتوں میں چوبیس ہزار سانس آتے جاتے ہیں۔ ایک ساعت کے لئے بھی سانس کی تنگی کا مشغلہ بہت سخت ہے۔اس لئے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ اَلدِّیْنُ سَاعَۃٌ فَاجْعَلْھَا طَاعَۃٌ (یعنی دین (حساب، جزا، اطاعت) ایک گھڑی ہے اس میں عبادت کرلو) اس سے طاعتِ باطن مراد ہے۔ یعنی ذکر خفی سے پاس انفاس۔ اور جو گھڑی اس میں بسر ہو وہ سب ساعتوں سے بہتر ہے۔ چنانچہ حدیث میں وارد ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تَفَکَّرُ سَاعَۃٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ سِتِّیْنَ سَنَۃٍ (یعنی ایک گھڑی ذکر الٰہی میں محو رہنا ساٹھ برس کی عبادت سے اچھا ہے)۔

فارسی متن (4):

عزیزِ من در تفکر ساعت پاس انفاس هر گاه که ساعتے ازاں ساعت بـا در تفکر پاس انفاس درهمه حال ذاکر باشد تا حدِ تنگی نفس وایں تصفیه دل است۔ و دل صاف نشود تاهمه حال ذاکر نباشد و نفس رابه بندد که تاحد تنگی نفس به تنگیٔ نفس رسد۔

اے عزیز! نفس سخت تراست از آتش دوزخ زیرا که از آتش نفس پردها که گردِ دل است بگدازد۔ وپروها که فرودیند است زائل شود و خناس مثلِ کاه خشك گردد وبالائے پرده نشستگاه خناس است که وبے بر سر دل نشسته است۔ کما قال الله تعالیٰ **خناس الذی یوسوس فی صدورالناس من الجنة والناس**۔ برائے دفع ایں اقوال ساعۃً فساعۃً دوام بذکرخفی

مشغول باشد کہ آں محاربہ کردہ است باخناس و بالشکر

هائے اووهوا هائے او۔

اردو ترجمہ (4):

عزیزِ من! تفکر میں ایک گھڑی پاس انفاس رکھنے اور تنگی نفس میں مشغول رہنے سے ہی تصفیہ دل ہوتا ہے اور جب تک ہر حالت میں ذاکر نہ ہوں دل صاف نہیں ہوتا اور حبس دم میں اس حد تک کرنا کہ سانس میں تنگی واقع ہو جائے دوزخ کی آگ سے بھی زیادہ سخت ہے۔ آتش نفس سے دل کے ارد گرد کے پردے پگھل جاتے ہیں۔ اور نچلے پردے زائل ہو جاتے ہیں اور خناس گھاس کی طرح خشک ہو جاتا ہے۔ پردوں کے اوپر خناس کی نشستگاہ ہے۔ وہ بر سر دل بیٹھا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ خَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ۔ (یعنی خناس وہ ہے جو جنوں اور انسانوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے)۔

اے عزیز! ان خناسی قوتوں کے دفع کرنے کے لئے ہر گھڑی ذکر خفی میں مشغول رہنا چاہیے۔ اسی کے ذریعے تم خناس سے، اس کے لشکروں سے اور اس کی خواہشوں سے جنگ کر سکتے ہو، یہی جہاد اکبر ہے۔

فارسی متن (5):

عزیز من! جہاد اکبر این است کہ در خبر آمدہ است از رسول علیہ السلام رجعنا من جہاد الاصغر الی جہاد الا کبر۔ بپاس انفاس ساعتے ازاں ساعتہا کہ گفتہ شدہ نفس را بہ بندد تا حد تنگئ نفس کہ درہمہ حال ذاکر باشد۔ **کما قال اللہ**

تعالیٰ ادعوا ربکم تضرعاً وخفیة تا کار از حد تنگی نفس بگزرد و طاقت بشریت محو شود۔ آں زماں عمودے از نور تجلیات حضرت تقدس تعالیٰ در باطن بندہ فرود آید۔ ایں جا جذبہ در ذات حاصل شود۔ نفس صفتِ دل گردد و دل صفتِ روح گردد۔ وازیں روح گنج دال است کہ دریں گنج ھفت گنج است و درھر گنجے گوہرے است از نور تجلی آں گوھر ھارا جذب کردہ اند۔ خناس و جمیع خطرات و تمامی اوصاف ذمیمہ دفع شود۔ قال علیه السلام حاکیا عن الله یاعبدی انا عند ظنك وانا معك اذا دعوتنی معنی اے بندۂ من نزدیك گمانِ توام ومن باتوام چوں مرابخوانی پس باید کہ بندہ همه خال خدا بخواند۔

اردو ترجمہ (5):

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث میں وارد ہے۔ رَجَعْنَا مِنْ جِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلٰی جِهَادِ الْاَكْبَرِ (یعنی ہم جہادِ اصغر (سیفی) سے جہادِ اکبر (مجاہدہ) کی طرف رجوع کرتے ہیں) مراد اس سے یہ ہے کہ بیان کردہ ساعتوں میں سے ایک ساعت پاس انفاس سے نفس کو تنگی نفس کی حد تک بند کرتے ہوئے ہر حال میں ذکر الٰہی کیا جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً۔ (یعنی اپنے رب کا ذکر گڑ گڑا کر اور خفیہ کرو)۔

اے عزیز! جب تنگی نفس سے کام گزر جائے اور طاقت بشریت محو ہو جائے تو حق تعالیٰ کے نور تجلیات سے ایک عمود (ستون) انسان کے باطن میں اُترتا ہے۔ اور اس جگہ ذاتِ الٰہی کا جذبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ نفس دل کی صفت

اور دل روح کی صفت ہو جاتا ہے اور یہ روح دل کا خزانہ ہے۔ اور اس خزانے میں سات خزانے ہیں اور ہر خزانے میں تجلی الٰہی کے نور کا ایک گوہر ہے۔ ان گوہروں کے حصول سے خناس اور تمام خطرات اور بُرے اوصاف زائل ہو جاتے ہیں۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث قدسی ہے۔ یَاعَبْدِیْ اَنَا عِنْدَ ظَنِّكَ وَاَنَا مَعَكَ اِذَا دَعَوْتَنِیْ (یعنی اے میرے بندے میں تیرے گمان کے مطابق تیرے ساتھ ہوں، جبکہ تو مجھے پکارے) لہٰذا انسان کو ہر حالت میں خدا کو پکارنا چاہیے۔

فارسی متن (6):

اکنوں بداں اے عزیز طاعتِ باطن این است۔ پس مرید را باید کہ برائے تصفیۂ دل و مبدم از یادِ حق تعالیٰ خالی نباشد۔ زیرا کہ ایں وسہائے حیات شما درقالب شماری نہادہ اند۔ ازیں مقصود پاس انفاس تاحد تنگی نفس است۔ چوں سالك بسر حد تنگئ نفس برسد زماں و مکانِ نفس دریابد۔ زمانِ اول ارادتِ ذاکر برآمدن نفس است۔ بذکر جلی مواظبت نماید تادر دل بکشاید وول را دو دریست۔ یکے بالا دوم آمدن نفس آں دربالینہ کشادہ گردد۔ وایں کار از کثرت ذکر جلی است۔

اردو ترجمہ (6):

اے عزیز! جان لے کہ طاعتِ باطن یہی ہے (کہ ہر دم اللہ کا ذکر کرے) مرید کو چاہیے کہ دل کی صفائی کے لئے کوئی دم یادِ حق سے غافل نہ

رہے۔ کیونکہ زندگی میں جتنے سانس لینے ہیں ان کو تمہارے جسم میں گن کر رکھا ہوا ہے۔ اور اس سے تنگی نفس کی حد تک پاس انفاس مقصود ہے۔

جب سالک تنگی نفس کی سرحد تک پہنچ جاتا ہے تو وہ نفس کا زمان و مکان پالیتا ہے۔ زمان اول یہ ہے کہ ذاکر ہر سانس میں ذکر جلی کرتا رہے۔ تاکہ دل کا کواڑ کھُل جائے۔ دل کے دو دروازے ہیں۔ ایک اوپر اور ایک نیچے۔ سانس لینے سے بالائی دروازہ کھل جاتا ہے اور یہ کام ذکر جلی کی کثرت سے صورت پذیر ہوتا ہے۔

فارسی متن (7):

اما اے عزیز صورت دل گل نیلوفر است۔ دو رخ خناس ایں رافرود گرفته است۔ بمثل عنکبوت تنه کرده یافته و پردھا که فرد داست قرار گاہِ اوفرود پروہا است و فرودِ دل نیز پرد ھادارد بمثل پر دھائے گل نیلوفر۔ پس سالك راہ خدائے تعالیٰ راد درزمان برآمدن نفس پاس انفاس باید تابذ کر جلی مشغول باشد۔ از کثرت جلی در بالینه. کشادہ گردد۔ ودرِ فرودینا (ذکر خفی کشادہ گردد۔ دورونِ دل ہفت پہلو است۔ و در ھر پہلو گوہرے است۔ اول گوہر ذکر است۔ دوم گوھر محبت است۔ سوم گوھر عشق۔ چہارم گوھر سر است۔ پنجم گوھر روح است۔ ششم گوھر معرفت۔ ھفتم گوھر فقر است۔ اول دل رابه سبب ایں گوھر ھا گنج گویندو خناس بران مؤکل است۔

بداں اے عزیز درونِ دل خون غلیظ است۔ پاک نشود مگر بذکر خفی درون و بردن دل علت بسیار غلیظ شدہ است۔ از غذائے ناقصہ و ناموافق از محبت ھائے فانی۔ واصل علت در دل صورت خناس است۔ بمثل صورت اژدھاخر طوم وارد۔ و در خرطوم خارے پُراز زھر است۔ ھر گاہ مرید از طعام باوجہ خورد خناس می گدازد و خرطوم باقوت دارد کہ دم بگرداند۔ بردل زندو زھرآں خار دردل اثرمی کند تا خطرات و جملہ اوصاف ذمیمہ ازیں جامتولد می شود۔

اردوترجمہ (7):

اے عزیز! دل کی شکل گُلِ نیلوفر کی سی ہے۔ خناس نے اسے دو طرف سے پکڑا ہوا اور مکڑی کی طرح جالا تنا ہوا ہے۔ اور نچلے جو پردے ہیں وہی اس کی جائے پیدائش ہے۔ دل کے نیچے بھی نیلوفر کے پھول جیسے پردے ہیں۔

لہٰذا طریقِ الٰہی کے سالک کو لازم ہے کہ وہ سانس لینے کے وقت پاس انفاس رکھے اور ذکر جلی میں مشغول رہے۔ ذکر جلی کی کثرت سے بالائی در اور ذکر خفی سے نچلا دروازہ کھل جاتا ہے اور دل کے سات گوشے ہیں۔ ہر گوشے میں ایک گوہر ہے۔ پہلا گوہر ذکر ہے۔ دوسرا محبت۔ تیسرا عشق۔ چوتھا سِر (بھید) ہے۔ پانچواں روح۔ چھٹا معرفت اور ساتواں گوہر فقر ہے۔ دل کو ان گوہروں کی وجہ سے گنج (خزانہ) کہتے ہیں۔ اس پر خناس مؤکل ہے۔

اے عزیز! جان لے کہ دل میں غلیظ خون ہے جو ذکر خفی سے ہی صاف ہوتا ہے۔ دل اندر اور باہر سے بڑی سخت بیماری مبتلا ہے۔ اور اس میں مرض کا

باعث ناقص اور ناموافق غذائیں اور فانی چیزوں کی محبت ہے۔ اور دل کی اصل علت خناس کی صورت ہے۔ جب مرید ناقص اور ناموافق (حرام) غذا کھالیتا ہے تو خناس وہ زہردار کانٹا اس کے دل میں پیوست کر دیتا ہے۔ جس کے اثر سے خطرات اور بُرے اوصاف اس میں پیدا ہو جاتے ہیں۔

فارسی متن(8):

پس اے عزیز حصولِ تصفیه دل در قلت اکل حلال است۔ واصل قلت خشك خور دن است تا صورت خناس ضعیف شود د پر دهائے غلیظ بگداز دوپرد ها که فرودینه است خشك شود و در ذکر خفی مشغول گردد۔ بعد ازاں درِ بالینه کشاده گردد۔ نوع دویم بپاس انفاس بذکر خفی مشغول گردد۔ و ذکرِ خفی است که نفس را به بندد و درہمه حال ذاکر بودتا بحد تنگی نفس رساند تا پردهائے درونِ دل کشاده شود۔ ودرونِ دل که خون غلیظ است پاك گرددو۔ درہفت پہلو که اندرونِ دل است جائے گوهر است۔ سالہا بسیار از خوردن غذا هائے ناوجه که بهوائے نفس تصرف کرده بود از شومت آں گوهر هاسیاه و مکدر شده است داز وصفِ خود بے وصف گشته باشد۔ وهر گاه که سالك ساعتے ازاں ساعت ها که گفته بذکرِ خفی مشبغول باشد و نفس را به بندد واز حرارت تنگی نفس کدورت ہا که ذرون دل است و در پہلوے اوست مصفا گردد۔ ایں هر هفت گوهر بوصف خود باز

گردند و دردن دل کشاده شود تاپردها سوراخ کند مثل دم سوزن۔ چندیں کہ نفس رابه بند و تانفس سر ازیں سوراخ برآید۔ چنانچه قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمْلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ وپردها که سالها گزشته مسدود شده کشاده نگردد تا تزکیه دل و تصفیه نکند۔

اردو ترجمہ (8):

اے عزیز! دل کی صفائی حلال غذا اور کم کھانے میں ہے اور وہ غذا بھی خشک ہو تاکہ خناس کا وجود کمزور ہو جائے۔ اور غلیظ پردے پگھل جائیں اور نچلے پردے سوکھ جائیں اور (مرید) ذکر خفی میں مشغول ہو جائے۔ پھر بالائی دروازہ کھل جائے گا۔

اور دوسرا طریق (خناس سے محفوظ رہنے کا) یہ ہے کہ پاس انفاس ذکر خفی اختیار کرے۔ اور ذکر خفی ہی ہے جس سے نفس مقید ہو جاتا ہے۔ پھر ہر حالت میں ذکر الٰہی میں مصروف رہنا چاہیے۔ یہاں تک کہ تنگی نفس حد تک پہنچ جائے اور دل کے اندرونی پردے کشادہ ہو جائیں اور دل کے اندر جو غلیظ خون ہے صاف ہو جائے۔

اور دل کے سات گوشوں میں جو گوہر ہیں وہ سالہا سال ہوائے نفس کی وجہ مکروہ غذائیں کھانے کی شامت سے سیاہ اور مکدر اور اپنا وصف کھو بیٹھتے ہیں۔ وہ اپنی اصلی حالت پر جبھی آسکتے ہیں جب سالک مذکورہ ساعتوں کی ساعت میں ذکر خفی میں مشغول ہو جائے اور حبس دم کرے۔ پھر تنگی نفس کی حرارت سے دل اور اس کے پہلو میں جو کدورتیں ہیں مصفا ہو جائیں گی اور ساتوں گوہر اپنی اصل

صفت پر لوٹ آئیں گے دل کا اندرونی حصہ کھل جائے گا اور اس میں سوئی جتنا سوراخ ہو جائے گا تا کہ سانس اس سوراخ سے نکل سکے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے حَتّٰی یَلِجَ الْجَمْلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ (یہاں تک اونٹ سوئی کے ناکے میں گھس جائے) اور جب تک کہ سالہا سال سے بند شدہ پردے نہ کھلیں دل کا تزکیہ اور تصفیہ اور تجلیہ نہیں ہوسکتا۔

فارسی متن (9):

عزیزِ من برائے حصول سه مرتبه است۔ شریعت و طریقت و حقیقت حصول شریعت یه تزکیه نفس است۔ به کم خوردن و نوافل بسیار گزار دن خاصه در شب۔ وحصولِ طریقت در تجلیه روح است بداشتن روزهائے طی و بذکر خفی۔ بعد ازاں پردهائے دل سوراخ کشاده گردند و تجلیه آں جا حاصل شود۔ کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ اَنَا جَلِیْسٌ مَنْ ذَکَرَنِیْ یعنی من همنشین کسے ام که مرایا وکند۔ حق تعالیٰ بنده را بوصف نزدیك باشد ووصف نزدیك بودن آن است که ایں صفتِ گوهر که درون گنج دل است روشنی شود۔ اول گوهر ذکر ظاهر گردد۔ و وصفِ گوهر آن است که کل وجوه موجود منفرد گرداند۔ چنانچه یَاعَبْدِیْ اَنَا عِنْدَ ظَنِّكَ وَاَنَا مَعَكَ اِذَا دَعْوَتَنِیْ ذِکْرًا کَثِیْرًا۔ ایں جا حاصل آید که مَنْ اَحَبَّ شَیْءٍ فَکَثَرَ ذِکْرَهٗ قطعه:

نفس وروح تانگردد یك جا
واحد نشود بذکر ذاکراں مذکور

باش اے زاھد مدام از تفرقہ دور
ھاں تانشوی بذکر ظاھر مغرور

اردو ترجمہ (9):

عزیز من! حصول مدعا کے لئے عمل کے تین درجے ہیں۔ ایک شریعت دوسرا طریقت اور تیسرا حقیقت۔

شریعت کے لئے تزکیہ نفس۔ کم کھانا اور بہت زیادہ نفل پڑھنا بالخصوص رات کو ضروری ہے اور طریقت تجلیہ روح اور صیام طی (دوسرے دن افطار کرنے والے روزے) اور ذکر خفی کے شغل سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کے بعد دل کے پردوں کا سوراخ کھلتا ہے اور تجلیہ حاصل ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اَنَا جَلِیْسٌ مَنْ ذَکَرَنِیْ یعنی میں اس کا ہمنشین ہوں جو مجھے یاد کرے۔ حق تعالیٰ بندے کے وصف کے مطابق نزدیک ہوتا ہے اور نزدیک ہونے کا وصف یہ ہے کہ گوہر کی صفت جو دل کے خزانے میں ہے آشکارا ہو جائے۔

اول گوہر ذکر ظاہر ہو اور اس گوہر کا وصف یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ پر یقین کامل میں منفرد ہو جائے۔ پھر اسے یَا عَبْدِیْ اَنَا عِنْدَ ظَنِّکَ وَاَنَا مَعَکَ اِذَا دَعَوْتَنِیْ ذِکْرًا کَثِیْرًا کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ مَنْ اَحَبَّ شَیْءٍ فَکَثَرَ ذِکْرَہٗ (جس کو کوئی زیادہ محبوب رکھتا ہے وہ اسی کا کثرت سے ذکر کرتا ہے) قطعہ:

نفس وروح تانگردد یک جا
واحد نشود بذکر ذاکراں مذکور
باش اے زاھد مدام از تفرقہ دور
ھاں تانشوی بذکر ظاھر مغرور

یعنی جب تک ذکر کرتے وقت نفس دل اور روح کو یک جا نہ کرلے وہ ذاکر ہی نہیں کہلا سکتا اے زاہد ہمیشہ تفرقہ سے الگ رہ تا کہ تجھ میں ذکر سے غرور پیدا نہ ہو۔

فارسی متن (10):

بعد ازاں وصفِ گوھر عشق گردد ووصفِ گوھر عشق آنست کہ درھمہ حال اشتیاق و دراندوہ حیرانی باشد۔ وآں بیخودیست وخود باخود است۔ مولی دردے پدید آید بعد ازاں وصفِ گوہر محبت پیدا شود ووصفِ گوھر محبت آنست کہ راضی باشد وھمہ حال رضارا جوید وحق تعالیٰ نیز ازاں بندہ راضی باشد۔ بعد ازاں وصفِ گوھر سر ظاہر گردد۔ ووصفِ گوھر سرِّ آنست کہ آگاھی از روئے ارادت موھبتِ الٰہی بندہ راسی دھد۔ بعد ازاں وصف گوھرِ روح ظاھر گردد۔ ووصف گوھر روح آنست کہ ھیچ ساعتے ازاں ساعتہا کہ گفتہ شد از طاعت حق تعالیٰ خالی نباشد۔ بعد ازاں وصفِ گوھر معرفت پیدا آید۔ ووصفِ گوھرِ معرفت آنست کہ ھرچہ بہ بیند حق بیند وھرچہ شنود حق شنود وھرچہ گوھر حق گوید واز وھرچہ رود حق رود۔ بعد ازاں گوھر فقر پیدا شود۔ ووصفِ گوھر فقر آنست کہ از کل اشیا مستغنی باشد کہ الفقر لا یحتاج الا الی اللہ دیگر **کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف** یعنی بودم من گنج مخفی پس

دوست داشتم که شناخته شوم بیافریدم خلق مرآئینه شناخته شدم۔

اردو ترجمہ (10):

اس کے بعد گوہر عشق کا وصف ظاہر ہوتا ہے اور اس (گوہر عشق) کا وصف یہ ہے کہ ہر عاشق کو ہر وقت اشتیاق، غم اور حیرانی لاحق رہتی ہے اور وہ عاشق بظاہر بے خود نظر آتا ہے مگر حقیقت میں باخود ہوتا ہے اور دیکھنے میں دیوانہ دکھائی دیتا ہے۔

پھر گوہر محبت کا وصف پیدا ہوتا ہے اور گوہر محبت کا وصف یہ ہے کہ محبّ راضی بقضا رہتا ہے اور اسے ہر وقت اللہ کی رضا کی طلب رہتی ہے اور اس بندے سے اللہ بھی راضی ہوتا ہے۔

پھر گوہر سر کا وصف ظاہر ہوتا ہے اور وصفِ گوہر سر یہ ہے کہ بندہ اپنی ارادت کے مطابق انعامات الٰہی سے آگاہی رکھتا ہے۔

پھر وصفِ گوہر روح آشکار ہوتا ہے اور وصفِ گوہر روح یہ ہے کہ بندہ بیان کردہ ساعتوں میں کسی ساعت بھی حق تعالیٰ کی عبادت سے خالی نہیں ہوتا۔

پھر وصفِ گوہر معرفت پیدا ہوتا ہے اور وصفِ گوہر معرفت یہ ہے کہ بندہ جو کچھ دیکھتا ہے حق دیکھتا ہے جو کچھ سنتا ہے حق سنتا ہے اور جو کچھ کہتا ہے حق کہتا ہے اور جو کچھ اس سے سرزد ہوتا ہے حق سرزد ہوتا ہے۔

پھر وصفِ گوہر فقر ظاہر ہوتا ہے اور وصفِ گوہر فقر یہ ہے کہ وہ ہر شئے سے مستغنی (بے پرواہ) ہو کیونکہ اَلْفَقْرُ لَا یَحْتَاجَ اِلَّا اِلَی اللّٰهِ (فقر کو اللہ کے سوا اور کسی کی احتیاج نہیں ہوتی) اور دوسرا امر یہ کہ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ

اَعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ (یعنی میں مخفی خزانہ تھا۔ پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں تو میں نے خلقت پیدا کی اور بے شک پہچانا گیا)۔

فارسی متن (11):

و دل رابیت الرب گوئیند وایں جا درست آمد واکنوں تحقیق شد کہ دل حرم خاصہ خدائے تعالیٰ است۔ چنانچہ در خبر آمدہ است۔ قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُ مِنْ نُوْرِیْ۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَیْ مُنَوِّرَھَا وَھَادِیْ اَھْلَھَا اگر خدائے تعالیٰ رانور بگویم وصفِ عرض لازم آید۔ (العرض مایقوم بغیرہ) وایں جائز نیست۔ خدائے تعالیٰ خالقِ اجسام است و جسم وجوھر نیست و خدائے تعالیٰ روشن کنندۂ آسمانہا وزمین باست۔

اردو ترجمہ (11):

اور دل کو خانۂ خدا کہتے ہیں اور اسی جگہ اس کا مقام ہے اور اب تحقیق ہو گیا کہ دل خاص حرم الٰہی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (میں اللہ کے نور سے ہوں اور تمام مومن میرے نور سے) اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَیْ مُنَوِّرَھَا وَھَادِیْ اَھْلَھَا (یعنی اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے یعنی زمین و آسمان کو روشن کرنے والا اور ہدایت کرنے والا)۔

اگر ہم حق تعالیٰ عزوجل کو نور کہتے ہیں تو وصفِ عرض لازم آتا ہے اور العرض مایقوم بغیرہ (اور عرض وہ ہے جو اپنے غیر کے ساتھ قائم ہو) اور یہ کہنا جائز نہیں۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ اجسام کا خالق ہے اور جسم و جوہر نہیں۔ وہ زمین اور

آسمانوں کو روشن کرنے والا ہے۔

فارسی متن(12):

عزیزِ من بشنو که چگونه روشن گردانیده است۔ حضرت جل جلاله پیش از خلقت واحد وفرد و قیوم بود۔ خواست که آشکارا کند اول روح پیغمبر علیه السلام۔ پس نورِ دل رابیا فرید وایں نور خدائے عزوجل است۔ قال النبی علیه السلام انا من نور الله والمومن من نوری یعنی من از نور خدائے تعالیٰ ام ومومناں از نور من اند۔ فاما آفرنیش ایں نور دل نه لکھ هشتاد ہزار پہنا بود۔ حاکیا عن الله تعالیٰ لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدالمومن ازیں مراد وسعت در دل است چنانچه می فرماید این است فراخی قدرت من دردل بندۂ مومن که نور دل است نه صد هزار سال از قبضه قدرتِ خدا جد گردانید۔ ایں دل التماس کرد الٰہی سیدی و مولائی بنده را طاقت فراق نیست۔ چندیں ہزار سال بعشق و محبت خود پرورش دادی۔ اکنوں تبوجد انتوانم شد فرمان حضرت عزت رسید که اے بنده مومن ترابا خواست من کارنیست۔ ما ترا برائے اظہار وحدانیت خود آفریده ام۔ بعد ازاں نور دل از دردِ فراق نہصد ہزار سال دیگر به بحر مستغرق بماند۔ بعد ازاں درد فراق (جدائی) از نظر مرحمت خدائی چنداں آا از دیده پیدا شد که دریا گشت۔ آں رابحر الحیوان گونید۔ حضرت

عزت تازیانہ قہر نور دل رابزد۔ غلبہ قہر باوذالش پیدا شد و از سختی دونور آتش بجست۔ یکے نور عزرائیل دوم نور گندم۔ بعدہ ازیں نور دل نہصد ہزار سال دیگر چوں چرخ سی گشت واز جزائے نور دل ذرہ ذرہ سی شد۔ بعد ازاں اجزاے دراز نور دل را حضرت عزت سہ قسم گردانید۔ از قسم اول سرھا آفرید واز قسم دوم جانہا آفرید واز قسم سوم نورھا آفرید ونورِ دل منکسر گردانید۔ اما عند قلب منکسرۃ لا جلی حضرت عزت جل جلالہ کہ من نزدیك شکستہ دلاں ام۔ بعد ازاں حق تعالی بقیہ اجزائے نور گوھر دل نہصد ھزار سال در عالم درازی مشغول داشت تا مقام قرب فراموشی کرد۔ حضرت عزت بارِ دیگر بقیہ اجزائے نور دل را گودانید آفرید گار عالم ایں دہ گوھر رانھصد ھزار سال دیگر بنظرِ حکمت پرورش داد۔ اول ازاں گوھر آسمانہا وزمین آفرید۔ دوم گوھر عشق۔ سوم گوھر کرسی۔ چہارم گوھر لوح۔ پنجم گوھر قلم۔ ششم گوھر بیت المعمور۔ ھفتم گوھر دوزخ۔ ھشتم گوھر شمس۔ نہم گوھر قلم۔ دھم گوھر قلب۔

اردو ترجمہ (12):

اے عزیز! سُن کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو کس طرح روشن کیا ہے۔ وہ خلقت سے پہلے واحد۔ فرد اور قیوم (تھامنے والا) تھا۔ اس نے چاہا کہ مخلوقات کو پیدا کرے۔ اس لئے اس نے پہلے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی روح

پیدا کی۔ پھر نور دل کو پیدا کیا اور یہ خدائے عز وجل کا نور ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُ مِنْ نُوْرِیْ یعنی میں حق تعالیٰ کے نور سے ہوں اور مومن میرے نور سے ہیں۔

لیکن نور دل کی پیدائش نو لاکھ اسی ہزار تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدالمومن (یعنی زمین و آسمان میرے متحمل نہیں لیکن مسلمان بندے کا دل اس کا متحمل ہے) اس سے مراد مومن کی وسعت قلب ہے۔

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میری قدرت کی وسعت نے بندۂ مومن کے دل میں جو نور دل ہے اُسے نو لاکھ سال پہلے اپنے قبضۂ قدرت سے جدا کر دیا۔ تو دل نے التماس کی۔ یااللہ! تو میرا سید اور مولا ہے۔ مجھے جدائی کی تاب نہیں تو نے مجھے اتنے ہزار سال اپنے عشق و محبت میں پرورش کیا۔ اب میں جدا نہیں رہ سکتا۔ اس پر حضرت عزت کا فرمان پہنچا کہ اے بندۂ مومن تجھے میری رضا میں دخل دینے کا کیا کام۔ میں نے تجھے اپنی وحدانیت کے اظہار کے لئے پیدا کیا ہے۔

اس کے بعد نور دل نو لاکھ سال اور بحر ہجر میں مستغرق رہا۔ پھر خدائے تعالیٰ نے جو نظر رحمت کی تو اس کی آنکھوں سے فراق و جدائی کے درد کی وجہ سے اتنا پانی نکلا کہ دریا ہو گیا۔ اس دریا کو بحر العیون کہتے ہیں۔ حضرت عزت نے قہر کا تازیانہ دل کو مارا۔ غلبہ قہر سے ہوا اور آگ پیدا ہوئی۔ اور ان سے ایک نور عزرائیل اور ایک نور گندم ظاہر ہوا۔ اس کے بعد نورِ دل نو لاکھ سال اور چرخ کی طرح پھرتا رہا۔ اور نورِ دل کے اجزا ذرہ ذرہ ہو گئے۔

پھر حضرت عزت نے نورِ دل کے ان اجزا کو تین حصوں میں منقسم کر دیا۔ ایک سے سر پیدا کئے۔ دوسرے سے جانیں اور تیسرے سے بہت سے نور۔

اور نورِ دل کو منکسر (شکستہ) کر دیا۔ اسی لئے فرمایا کہ اَنَا عِنْدَ قَلْبِ مُنْکَسِرَۃٍ لَا جَلِیّ (یعنی میں شکستہ دلوں کے نزدیک ہوں) پھر حق تعالیٰ نے نورِ گوہر دل کے اجزاء کو نو لاکھ برس عالم درازی میں مشغول رکھا۔ حتیٰ کہ مقام قرب فراموش ہو گیا۔ حضرتِ عزت نے دوسری دفعہ نور دل کے باقی اجزاء کو گوہر بنا دیا۔ پھر جہان کو پیدا کرنے والے (خدا) نے ان دس گوہروں کو نو لاکھ سال اور نظر رحمت سے پرورش کیا۔

پہلے اس گوہر سے زمین اور آسمان پیدا کئے۔ پھر دوسرا گوہر عشق بنایا۔ تیسرا گوہر کرسی۔ چوتھا گوہر لوح۔ پانچواں گوہر قلم۔ چھٹا گوہر بیت المعمور۔ ساتواں گوہر دوزخ۔ آٹھواں گوہر شمس۔ نواں گوہر قمر۔ اور پھر گوہروں سے دسواں گوہر دل پیدا کیا۔

فارسی متن (13):

آخر پروردگار عالم جل جلالہٗ ازیں ده گوهر ها گوهر دل آفریده است۔ چنانچه درخبر است **قلب المومن اکبر من العرش و اوسع من الکرسی**۔ معنی چنیں باشد که دل مومن بزرگ تراست از عرش و فراخ تراست کرسی۔ ایں گوهر را گنج خویش گردانیده است۔۔دوریں گنج هفت گنج دیگر است۔ در هر گنجے گوهر نهاده است۔ اول گوهر عشق است۔ دوم گوهر محبت۔ سوم گوهر سر۔ چهارم گوهر روح۔ پنجم گوهر معرفت۔ ششم گوهر فقر، هفتم گوهر ذکر است۔ حضرت حق جل وعلا ایں گوهر دل چندیں هزار سال در عالم

غیب نہاں داشت تاخاكِ آدم جمع گردانیدو خمیر کرد۔ حاکیاً عن الله تعالیٰ خُمِرْتُ طِيْنَتَ اٰدَمَ بِيَدِیْ اَرْبَعِيْنَ صِبَاحًا۔ حق تعالیٰ گلِ آدم رابید قدرت خویش چہل صباح خمیر کرد۔ بعد ازاں ترکیب قالب کرد۔ دور قالب طاق سینه آفرید۔ واین گوهر گنج دل را بطاق سینه نهاد و جمله اسماء معلوم گردانید۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا ۔ مہتر آدم علیه السلام بحکم فرمان ایں را در بہشت نہاد وآں گندم بحرد نہادن فی الحال در برآمد و درخت مہیب و خوشه دار گشت و هریك بمثل سبوئے کلاں و دانۂ او مانند بیضه سیمرغ و درون گندم مایه مثل شہد و شیر بنہاد۔

ایں دانه بلا ازبرائے حجاب آدم صفی الله صلواة الله علیه انہاده اند۔ گوهر عشق بجنید با گوهر محبت آمیخت۔ و گوهر سر جمیع علوم آگاهانید ۔ و گوهر روح در تحیر بماند و گوهر معرفت حق رابحق شناخت۔ و گوهر فقر سلطنت خود روشن نمود و جمله اعضا درتحرك آمد ندو عطسه زدندو گوهر ذکر ثنائے حق و حمدِ باری تعالیٰ بجا آورد۔ وایں هفت گوهر خاکی رابکار خمار و ر فراق سالها یاد آوردوسی هزار سال مدهوش و بے هوش شد۔

اردو ترجمہ (13):

اور جو حدیث میں ہے کہ قَلْبُ الْمُؤْمِنْ اَكْبَرَ مِنَ الْعَرْشِ وَاَوْسَعَ مِنَ

اَلْکُرْسِیْ یعنی مومن کا دل عرش سے بڑا اور کرسی سے زیادہ وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس گوہر کو اپنا خزانہ بنایا ہے۔ اور اس خزانے میں سات خزانے اور ہیں اور ہر خزانے میں گوہر رکھے ہیں۔ ایک گوہر عشق ہے۔ دوسرا گوہر محبت۔ تیسرا گوہر سِرّ۔ چوتھا گوہر روح۔ پانچواں گوہر معرفت۔ چھٹا گوہر فقر۔ ساتواں گوہر ذکر۔

حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ اس گنج گوہر دل کو کئی ہزار سال عالم غیب میں چھپائے رکھا۔ حتیٰ کہ خاکِ آدم جمع فرما کر خمیر کی۔ جیسا کہ فرمایا خُمِرْتُ طِیْنَتَ اٰدَمَ بِیَدِیْ اَرْبَعِیْنَ صِبَاحًا یعنی حق تعالیٰ نے آدم کی مٹی کو اپنے قدرت کے ہاتھ سے چالیس صباح خمیر کیا۔ پھر اسے ترکیب سے قالب میں ڈالا۔ اور قالب میں سینے کا طاق پیدا کیا۔ اور اس گوہر گنج دل کو طاق سینہ میں رکھا اور تمام اسما سکھائے جیسا کہ قرآن شریف کی آیت وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّھَا سے ظاہر ہے۔

مہتر آدم علیہ السلام نے حکم الٰہی سے گندم کو بہشت میں رکھا اور وہاں سے رکھتے ہی اُگی۔ اور بڑی مہیب خوشہ دار درخت بن گئی۔ اس کا ہر خوشہ مٹکے کی طرح اور ہر دانہ سیمرغ کے انڈے جتنا تھا اور گندم کے اندر شہد جیسی مٹھاس تھی۔ یہ دانۂ بلا آدم صفی اللہ علیہ السلام کے لئے بطور حجاب رکھا گیا۔

پھر گوہر عشق نے جنبش کی اور گوہر محبت ملاقی ہوا اور گوہر سِرّ نے تمام علوم ضبط کر لئے۔ گوہر روح پر ہیبت طاری ہوئی اور گوہر معرفت نے حق سے حق کو پہچان لیا۔ گوہر فقر نے اپنی سلطنت چمکائی۔ تمام اعضا حرکت میں آئے اور چھینک ماری اور گوہر ذکر نے ثنائے حق اور حمد باری تعالیٰ ادا کی اور ان سات نے خاکی گوہر کو خمار کاری میں سالوں کے فراق کو یاد کیا اور وہ تیس ہزار سال مدہوش اور بے ہوش پڑا رہا۔

فارسی متن (14):

حضرت عزت خلعتِ رحمت پوشانید و فرمان داد که باترا خلیفه خود گردانیدم و مہتر جبرائیل علیه السلام رافرمان داد که تخت در بہشت درمیانِ نہال گندم بیارا ید و آدم علیه السلام رابر تخت نشاند۔ فرمان رسید که جمله ملائك سجده کنند۔ همه فرشتگان سجده کردند مگر ابلیس لعین سجده نکرد حق سبحانه تعالیٰ بتا زیانه قہر ابلیس رابزد۔ ونور آتش خناس دروجود بجسبت۔ آدم علیه السلام متعجب نماند و گفت در زیر ایں حکمت است که اور اتوفیق سجده کردن نداد۔ گراد مخالف من خواهد بود و در عالم تنگ و مدهوش گشت۔ آدم علیه السلام گوشت شد و غزابه مایه گندم باولین نفس که در جسم دم بود آدم صفی الله صلوات الله علیه را قوت حاصل شدو چند اعضاے دیگر بحکمت حق تعالیٰ آفریده شدندو دیگر جگر و شش و جمله آلت و مثل که درون جسم است۔

عزیز من ہمه که مایه گندم است جسم و جمله اعضاے همه غذاے مایه گندم بر لفظ اسرار در صلب قرار داد و دیگر هم ازیں غذائے میکنیم۔ حوا از پہلوے چپ آدم صلوات الله علیه آفریدو اولاد اورا۔ اکنون اے عزیزِ من مقصود از آفرنیش آدم صلوات الله علیه اظہار وحدانیت حق

تعالیٰ بود۔

اردو ترجمہ (14):

پھر حضرت عزت جل وعلا نے رحمت خلعت اسے پہنایا اور حکم دیا کہ ہم نے تجھے اپنا خلیفہ مقرر کیا اور مہتر جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ بہشت میں گندم کے درخت کے درمیان تخت آراستہ کریں اور آدم علیہ السلام کو تخت پر بٹھائیں۔ پھر باری تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ تمام فرشتے اسے سجدہ کریں۔ سب ملائک نے سجدہ کیا۔ مگر ابلیس لعین نے بغاوت کی۔ حق سبحانہ تعالیٰ نے اسے قہر کا تازیانہ مارا اور نورِ آتش سے خناس وجود و پذیر ہوا۔ حضرت آدم علیہ السلام متعجب ہوئے اور کہا کہ اس میں کوئی حکمت ہو گی کہ اسے سجدہ کرنے کی توفیق نہ دی۔ شاید وہ میرا مخالف ہوگا۔ پھر اس پر تنگی اور مدہوشی کی حالت طاری ہو گی۔

پھر آدم علیہ السلام خاکی پُتلے سے گوشت بن گئے اور غذا مایہ گندم سے ہوئی۔ جسم میں سانس پھرتے ہی آدم صفی اللہ علیہ السلام کو قوت حاصل ہوگئی اور چند دوسرے اعضا حق تعالیٰ کی حکمت سے پیدا ہو گئے مثلاً جگر اور پھیپھڑے وغیرہ جو جسم میں ہیں۔

عزیز من! انسان کا سارے جسم اور اعضا کی غذا مایہ گندم ہے۔ اور اسی سے انسان کی تخلیق اور پرورش ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے بائیں پہلو سے حوا کو پیدا کیا اور ان سے نسل آدم بڑھی اور پھیلی۔

اے میرے عزیز! آدم علیہ السلام کی پیدائش سے مقصود وحدانیت حق تعالیٰ کا اظہار تھا اور بس۔

تمت الرسالۃ

اغراض و مقاصد

صوفی کونسل پاکستان

قائم شدہ ۱۴۲۹ ہجری/ ۲۰۰۸ عیسوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فقیر نے ۱۴۲۹ ہجری بمطابق ۲۰۰۸ عیسوی کو صوفی کونسل پاکستان کی بنیاد رکھی جس کے سرپرستِ اعلیٰ حضرۃ سید پیر طاہر علی الگیلانی الجروی مدظلہ العالی اور بانی وصدر راقم الحروف فقیر وقاص قلندری عفی عنہ ہیں۔ اس تنظیم کے بنیادی اغراض و مقاصد یہ ہیں۔

(۱) تحفظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۲) تحفظِ ناموسِ اہل بیتِ اطہار رضی اللہ عنہم۔

(۳) تحفظِ ناموسِ صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم۔

(۴) تحفظِ ناموسِ اولیاء وصوفیاء اکرام رضی اللہ عنہم۔

(۵) تحفظ تقدسِ مزاراتِ صوفیاء اکرام رضی اللہ عنہم۔

(۶) قدیم عربی و فارسی و اردو کتبِ تصوف کے تراجم و اشاعت۔

(۷) صوفیاء و اولیاء کے کلامِ حقائق و اسرار کی تشریح۔

(۸) کونسل ہر اس کام کے لئے کوشاں ہے کہ جس سے دکھی انسانیت مستفید ہو۔

صوفی کونسل پاکستان

ممبر شپ فارم

ممبر شپ نمبر ____________ تاریخ ____________

نام ____________ ولدیت ____________

تاریخ پیدائش ____________ پیشہ ____________

شناختی کارڈ نمبر ____________

پتہ ____________

____

فون نمبر ____________ موبائل نمبر ____________

نوٹ: ممبر شپ فارم کے ہمراہ 2 شناختی کارڈ سائز تصاویر ساتھ لائیں اور شناختی کارڈ کی 2 عدد فوٹو کاپی بھی ہمراہ لائیں۔ ممبر شپ فیس مبلغ -/200 روپے ہے۔

دستخط درخواست دہندہ

کی درخواست ممبر شپ قبول کر لی گئی ہے/ مسترد کر دی گئی ہے

صدر ____________

قوائد و ضوابط

1. کوئی بھی شخص جو اس کونسل کے اغراض و مقاصد کا پابند ہو وہ اس کا ممبر بن سکتا ہے۔
2. قواعد و ضوابط سے مکمل اتفاق رکھتا ہو، ہر میٹنگ میں باقاعدگی سے شرکت کرے، کونسل کی بہتری کیلئے ہمہ وقت سرگرم رہے اور اس کے منافی سرگرمیوں سے مکمل اجتناب کرے۔
3. رکن بورڈ کی رکنیت تاعمر ہوگی۔
4. تفویض کردہ شعبہ میں ترقی کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں استعمال بھی کرے اور اس کے اثرات بھی نظر آئیں۔
5. کونسل کے قوانین، مقاصد، مسلک اور شہرت کے منافی سرگرمیوں سے اجتناب کرے۔

ممبرشپ فارم کو مکمل کر کے

نعیم جیولرز 125 کرشنا گلی باغبانپورہ لاہور، پاکستان

یا

فارم میں دی گئی معلومات

Suficouncil@hotmail.com

پر E-mail کریں

0346-4440112

مطبوعات صوفی کونسل پاکستان

مراۃ العارفین (عربی) اُردو ترجمہ

مصنف: حضرۃ سید الشہداء امام حسین ابنِ علی کرم اللہ وجہہ

طواسین (عربی) اُردو ترجمہ

مصنف: حضرۃ خواجہ حسین بن منصور حلاج رضی اللہ عنہ

کشف الاسرار (فارسی) اُردو ترجمہ

مصنف: حضرۃ بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رضی اللہ عنہ

اشلوک (پنجابی) اُردو ترجمہ (مجموعہ کلام)

مصنف: حضرۃ بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رضی اللہ عنہ

اعلام الھدیٰ وعقیدہ ارباب التقی (عربی) اُردو ترجمہ

مصنف: حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ

رسالہ تھنیت (فارسی) اُردو ترجمہ

مصنف: حضرۃ سخی شاہ حسین المعروف مادھولعل حسین رضی اللہ عنہ

تذکرۂ قلندریہ (احوالِ مشائخ حجرہ شاہ مقیم رضی اللہ عنہ)

مصنف: فقیر وقاص علی قلندری

اسرار نامہ اسم تاریخی عین الفقر فخری (مجموعہ کلام اسرار)

مصنف: فقیر وقاص علی قلندری

مراۃ العین فی مناقب الشاہ حسین احوال ومناقب حضرۃ مادھولعل حسین رضی اللہ عنہ

مصنف: فقیر وقاص علی قلندری